

سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عمر میں فرق کے باوجود شادی میں حکمت

جواب

بھلائی

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سووہ بنت زمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کرنے کے بعد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی، اور صرف عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کنواری تھیں جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی اور جب ان سے ازدواجی تعلقات قائم کیے تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر نوہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فتنائل میں یہ بھی ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے کحاف میں وہی نازل نہیں ہوئی، اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب بیویوں سے زیادہ محبوب تھیں، ان کی برات ساتوں آسمانوں سے نازل ہوئی۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے سب سے زیادہ تھی اور علم رکھنے والے تھیں، بلکہ مطلقاً امت اسلامیہ کی محورتوں میں سب سے زیادہ تھی اور علم رکھنے والی تھیں، بڑے بڑے صحابہ کرام عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رجوع کرتے اور ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔

ان کی شادی کا قصہ یہ ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین خدیجہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات سے بہت زیادہ غمزدہ ہوئے اس لیے کہ وہ ان کی تائید اور مدد کیا کرتی تھیں، اور ہر معاملہ میں ان کے ساتھ کھڑی ہوتی تھیں، اسی لیے اس سال کو جس میں وہ فوت ہوئی اسے عام الحزن (یعنی غموں کا سال) کہا جا: پھر ان کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سووہ بنت زمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کر لی یہ بڑی عمر کی تھیں اور خوبصورت بھی نہیں تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صرف غمخواری کے لیے شادی کی تھی کیونکہ اس کا ناوہ فوت ہو چکا تھا، اور یہ مشرک قوم کے درمیان رہائش پذیر تھیں۔

اس کے چار سال بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچاس برس سے زیادہ تھی، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شادی کرنے میں مندرجہ ذیل حکمتیں جو سکتی ہیں:

اول:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی خواب دیکھی تھی، صحیح بخاری میں حدیث مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

(خواب میں مجھے تو دوبارہ دکھائی گئی تھی، میں نے تجھے ریشمی کپڑے میں لپیٹی ہوئی دیکھا، کہا گیا کہ یہ تیری بیوی ہے جب میں کپڑا بنا تا ہوں تو دیکھا کہ تو ہے، میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو پھر اللہ اسے پورا کرے گا) صحیح بخاری حدیث نمبر B682۔

ن (181/9)۔

دوم:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچپن میں جو ذخائن اور سمجھداری کی علامات اور نشانیاں دیکھیں تو اس بنا پر ان سے شادی کرنا پسند فرمائی تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال اور اقوال کو دوسروں کی نسبت صحیح اور بہتر طریقے سے نقل کر سکے۔

اور پھر حقیقتاً جو ابھی ایسے ہی عیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑے بڑے صحابہ کرام کے لیے مرجع بن گئی اور صحابہ کرام اپنے احکام اور ہر معاملہ کے بارہ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رجوع کیا کرتے اور پوچھا کرتے تھے۔

سوم:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، کہ انہوں نے دعوت حق کے راستے میں جو اذیتیں برداشت کی اور ان پر صبر و تحمل سے کام لیا، لہذا علی الاطلاق انبیاء کے بعد وہ سب لوگوں سے زیادہ محترم اہل ایمان والے اور سچے یقین والے تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی بھی شادیاں کی اگر ان میں نظر دوڑائی جائے تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں کم عمر بھی ہے اور بوڑھی بھی اور سخت قسم کے جھجھکاؤ و دشمن کی بیٹی بھی اور بچی دوست کی بیٹی بھی۔

ان میں ایسی بھی ہے جو تیسویں کی پرورش بھی کرنے والی ہے، اور ان میں ایسی بھی ہے جو نماز اور روزے کثرت سے رکھنے میں دوسروں سے ممتاز ہوتی ہے۔۔۔ وہ سب انسانی افراد کے لیے نمونہ اور تامل تھیں، ان کے ذریعہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ایک ایسی نیکو تشریح دی جس میں بشر

ع (711)۔

اور ہا مسلہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صغریٰ اور اس کے بارہ میں آپ کے اشکال کا تو ہم گزارش کر سکتے ہیں کہ: آپ کو علم ہونا چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرم علاقہ جزیرہ عرب میں رہتے تھے اور وہیں پرورش بھی پائی، اور غالباً گرم علاقوں میں سن بلوغ بھی جلد آجاتا ہے جس کی بنا پر شادی بھی جلد:

اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، جب آپ غور کریں گے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ کسی اور کنواری عورت سے شادی نہیں کی بلکہ ان کے علاوہ باقی سب بیویاں ایسی تھیں جن کی پہلے شادی ہو چکی تھی اب یا تو وہ مطہر تھیں یا بیوہ، اس طرح وہ طہن جو کچھ لوگ پھیلائے کہ

کیونکہ جس شخص کا یہ مقصد ہو تو وہ اپنی ساری بیویاں یا اکثر ایسی اختیار کرتا ہے جو انتہائی خوبصورت ہوں اور ان میں رغبت کی ساری صفات پائی جائیں، اور اسی طرح اور حسی اور زائل ہونے والے معیار بھی۔

کنکار اور ان کے پیر و کاروں کا اس طرح نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم میں طہن کرنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ دین اور شریعت میں طہن کرنے سے بالکل عاجز آچکے ہیں اب انہیں کچھ نہیں ملا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں طہن کرنا شروع کر دیا اور کوشش کرتے

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

۱۰/۱۰/۱۰۰۰